تبصرہ کتب

محمد رمضان یوسف سلفی

نام کتاب: برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن

مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

صفحات: ۶۹۶ قیمت: ۳۰۰ روپے

ناشر: مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان۔فون: ۷۳۵۱۱۲۴۔۰۴۲

قرآن مجید اللہ رب العزت کا مقدس اور پاک کلام ہے۔ اس کتاب ہدیٰ میں انسانیت کی بھلائی، راہنمائی اور ہدایت کے واضح احکامات موجود ہیں۔ اس صحیفہ مقدس کو نازل ہوئے چودہ صدیاں بیت گئیں، لیکن اس میں پائے جانے والے احکامات میں کوئی تغیر رونما نہیں ہوا اور روز اول کی طرح آج بھی اس کے احکام و مسائل کی اطاعت و اتباع، سابقہ انبیاء کے حالات و واقعات، پہلی قوموں کے احوال و آثار، ان کے عروج و زوال کی داستاں، قبر وحشر کا بیان، جنت، جہنم کا نقشہ، فکر آخرت، اخلاقیات، معاشیات، سائنس اور دیگر بہت سے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ اس صحیفہ صادقہ کا ایک ایک لفظ اپنے خالق و مالک کی بزرگی، بڑھائی، وحدانیت اور کاریگری کا مظہر ہے۔

زمانہ نبوی سے لے کر اب تک ہزاروں اہل علم نے قرآن حکیم کے مضامین کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ بہت سے اہل علم نے قرآن مجید کی تفاسیر لکھیں۔ بعض نے مختلف سورتوں کی تفسیر وتشریح قلمبند کی۔ کچھ اہل قلم نے اس مقدس کتاب کے مختلف زبانوں میں تراجم کیے اور بہت سے اہل علم نے دروس قرآن کے حلقے قائم کر کے خدمت قرآن کا فریضہ ادا کیا۔

اسلام کے روز اول سے یہ سلسلہ جاری ہے اور جب تک دنیا قائم ہے یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا۔ لائق تکریم ہیں وہ لوگ جنھوں نے خدمات قرآن کا فریضہ ادا کیا۔ برصغیر پاک وہند کے اہل علم نے بھی قرآن مجید پر بے پناہ کام کیا۔ بالخصوص علمائے اہل حدیث نے اس صحیفہ مقدس کی عربی، اردو، فارسی، پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، سرائیکی، بنگلہ اور دیگر کئی زبانوں میں تفاسیر لکھیں، تراجم کیے اور ''قرآنیات'' سے متعلق قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے عصر حاضر کے عظیم مصنف، مورخ اہل حدیث، ذہبی دوراں حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کو کہ جنھوں نے نقوش عظمت رفتہ، بزم ارجمنداں، کاروان سلف، قافلہ حدیث، برصغیر میں اہل حدیث کی آمد، حیات صوفی عبداللہ اور حیات قاضی سلیمان سلمان منصور پوری میں علمائے اہل حدیث کے حالات و واقعات لکھ کر ان کی دینی، اسلامی اور مسلکی خدمات کے علاوہ ان کی قرآن وحدیث کے سلسلے میں مساعی جمیلہ کو اجاگر کیا۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اپنا ایک منفرد اسلوب نگارش رکھتے ہیں۔ وہ نہایت شگفتہ پیرائے میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار نہایت خوبصورتی سے کرتے ہیں۔ مولانا اسحاق بھٹی صاب کا مطالعہ وسیع اور معلومات کا دائرہ دور تک پھیلا دکھائی دیتا ہے۔ ان کی یادداشت بہت مضبوط اور حافظہ مثالی ہے۔ ان کی تحریریں پڑھ کر خوشی اور حیرانی ہوتی ہے کہ وہ کیسی کیسی نادر معلومات کو تاریخ کے مخفی گوشوں سے منظر عام پر لے آتے ہیں۔

حال ہی میں ان کی ایک نہایت عمدہ تحقیقی اور معلوماتی کاوش ''برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن'' منظر عام پر آئی ہے۔ اس کتاب میں مولانا محترم نے ۱۸۳ علمائے اہل حدیث اور دو اہلحدیث عالمات کے مختصر حالات اور ان کی قرآنی خدمات کو تحریر کر کے اپنے اسلوب نگارش کو ایک نئی جہت دی ہے۔ اس کتاب میں ایسے علماء اہل حدیث کی قرآنی خدمات کا تذکرہ پڑھنے کو بھی ملا، جن علماء کے نام تو کتابوں میں پڑھے تھے، لیکن ان کی قرآنی خدمات کی کچھ خبر نہ ملتی تھی۔ محترم بھٹی صاحب ایسے نام خدام قرآن کو بھی پوشیدہ اوراق سے نکال کر منظر عام پر لے آئے ہیں۔

بلاشبہ بھٹی صاحب نے اہل حدیث خدام قرآن لکھ کر جماعت اہل حدیث پر احسان عظیم کیا ہے، اس پر وہ بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اہل حدیث خدام قرآن بڑی معلوماتی اور دلچسپ کتاب ہے۔ اس میں پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے علماء اہل حدیث کی قرآنی خدمات پر تفصیل سے معلومات دی گئی ہے۔ اپنے موضوع کی اس انوکھی کتاب میں پہلی بار اتنے علماء کی قرآنی خدمات کو ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث پر اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

اب چند باتیں لائق مصنف کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہ تو مبصر ہوں اور نہ نقاد، البتہ خدام قرآن کے مطالعہ سے سنین سے متعلق جو چیزیں میرے علم میں آئیں، ان کی نشاندہی ضروری ہے۔

۱۔ اہل حدیث خدام قرآن کے ناشر محترم ابوبکر قدوسی صاحب نے کتاب کے صفحہ ۱۶ پر اپنے پیش گفتار میں کتاب میں شامل شخصیات کی تعداد ۱۸۶ لکھی ہے، جبکہ بھٹی صاحب نے ابتدائیہ میں ایک جگہ ۱۸۵ اور دوسری جگہ ۱۸۶ لکھا ہے۔ صحیح تعداد ۱۸۵ ہے۔ ہاں اگر بھٹی صاحب خود کو بھی خدام قرآن میں شامل کر لیں تو یہ تعداد ۱۸۶ صحیح تصور ہوگی۔ کیونکہ محترم بھٹی صاحب نے بھی قرآنیات سے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ جیسا کہ انھوں نے اپنے ابتدائیہ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ لہٰذا اس لحاظ سے وہ سکہ بند خدام قرآن ہیں۔

۲۔ شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں کتاب کے صفحہ ۶۹ پر بھٹی صاحب نے لکھا ہے کہ..... ''علامہ صاحب نے قرآن مجید سے متعلق کوئی خاص کتاب تو تصنیف نہیں کی۔''

گزارش ہے کہ علامہ شہید نے ساڑھے تین سو صفحات پر محیط ''الشیعہ والقرآن'' کے نام سے بڑی جامع کتاب تصنیف کی تھی۔ یہ کتاب کئی بار شائع ہوئی۔ اس کا یڈیشن ۱۹۸۳ء میں ادارہ ترجمان السنہ لاہور کی طرف سے شائع ہوا تھا۔

۳۔ کتاب کے صفحہ ۹۵ پر امام الدین جونیجو کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ ''مزید تعلیم کے لیے ۱۹۶۷ء میں کراچی گئے'' صحیح یہ ہے کہ امام الدین صاحب ۱۹۵۷ء میں دینی تعلیم کے لیے کراچی گئے تھے۔

۴۔ کتاب کے صفحہ ۲۵۳ پر مولانا عبدالرحمٰن عاجز مرحوم کے حالات میں ان کے بہنوئی کا نام یاسین لکھا ہے۔ صحیح نام ''یامین'' ہے۔ یہ کمپوزنگ کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

۵۔ کتاب کے صفحہ ۳۸۸ پر پروفیسر عطاء الرحمٰن ثاقب کے حالات میں بھٹی صاحب نے لکھا ہے کہ ثاقب صاحب ۲۱ جون ۱۹۶۰ء کو پیدا ہوئے۔ دوسرا اس عبارت کو پڑھ کر یہ تاثر ملتا ہے کہ ثاقب صاحب کے والد مولانا عبدالرحمٰن حصاروی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت چک ۴۷۹ گ۔ب سمندری میں امام وخطیب تھے۔

صحیح بات یہ ہے کہ ثاقب شہید کی تاریخ ولادت ۲۶ جولائی ۱۹۶۰ء ہے۔ ان کی ولادت پر ان کے والد محترم نے ایک اعلان دیا تھا جو صحیفہ اہل حدیث کراچی کی ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں صفحہ ۲۲ پر ان الفاظ میں چھپا ''میرے گھر اللہ پاک نے ۲۶ جولائی کو لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ جس کا نام عطاء الرحمٰن رکھا گیا ہے۔ قارئین بچہ کی درازی عمر اور نیکیوں کے لیے دعا کریں۔ (عبدالرحمٰن حصاری رحمانی)''

یہ بھی یاد رہے کہ عطاء الرحمٰن ثاقب کی ولادت کے وقت ان کے والد مولانا عبدالرحمٰن حصاروی مرحوم چک نمبر ۳۶۲ جھوک منصب (نزد تاندل منڈی) کی مسجد اہل حدیث کے امام وخطیب تھے۔ (دیکھیے صحیفہ اہل حدیث حوالہ مذکورہ بالا)

۶۔ کتاب کے صفحہ ۳۸۸ پر مولانا عبدالرحیم اشرف مرحوم کی تاریخ وفات ۲۷ جولائی ۱۹۹۷ء لکھی گئی ہے۔ جو بالکل غلط ہے۔ حکیم صاحب ۲۷ اور ۲۸ جون ۱۹۹۶ء کی درمیانی شب فوت ہوئے تھے اور ان کی نماز جنازہ ۲۸ جون کی شام نماز عصر کے بعد یونیورسٹی گراؤنڈ فیصل آباد میں ادا کی گئی تھی۔ میں ان کی نماز جنازہ میں شریک تھا۔ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب نے بڑی طویل نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ اس دن گرمی بھی بہت تھی۔

۷۔ کتاب کے آخر میں محترم بھٹی صاحب نے برصغیر کے چند ناشرین اداروں کی فہرست دی ہے۔ اس میں وہ مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ ۱۹۶۰ء کے لگ بھگ کراچی میں ہمارے بزرگ دوست مولانا عبدالجبار سلفی صاحب نے محمدی مسجد برنس روڈ میں صحیفہ اہل حدیث کے دفتر سے متصل مکتبہ ایوبیہ قائم کیا تھا۔ اس مکتبہ کی طرف سے فوائد ستاریہ اور دیگر کئی کتب شائع ہوئیں۔ بالخصوص شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بڑے بہت سے رسائل۔ یہ بہت بڑی خدمت ہے جو مکتبہ ایوبیہ کی طرف سے سرانجام کی گئی۔ اسی طرح مولانا عبدالغفار سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتبہ شعیب کراچی نے حدیث کی کتاب صحیح مسلم مترجم، ابن ماجہ مترجم اور دیگر بہت سی کتابیں شائع کیں۔ پھر لاہور میں ہمارے دوست مولانا عبدالرحمٰن عابد (مکتبہ سلفیہ) نے چیچہ وطنی کے نواح میں مکتبہ محمدیہ قائم کر رکھا ہے اور انھوں نے مولانا جوناگڑھی کی تحریرات کو شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا صادق خلیل صاحب کی مشکوٰۃ مترجم بھی انھوں نے شائع کی ہے۔ بہرحال مولانا اسحاق بھٹی صاحب کی یہ کاوش ایک عظیم کارنامہ ہے۔

کتاب کی کمپوزنگ 'طباعت' کاغذ اور جلد بندی معیاری اور خوبصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ناشر اور مصنف کو اجر عظیم دے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سائن بورڈ، کلاتھ بینر، سکرین پرنٹرز اور اشتہارات کی کتابت کیلئے
بینرز
کاتب
04931-54639 ریلوے روڈ شیخوپورہ
0300-4970524
حافظ شبیر احمد سجاد، رانا عبدالستار

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر،
کاٹن سفید ورنگدار پختہ کلر
ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
041-633809
Mob# 0300-9653599
P-162 پنجاب بلاک مدینہ بازار مکی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد